بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفہ یا صدقہ کے طور پر ملا قربانی کا گوشت آگے صدقہ کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

قربانی کا گوشت تحفے میں ملا ہو، یا وہ گوشت، جو بطور صدقہ ملا ہو، کیا اس ملنے والے گوشت کو، آگے صدقہ وخیرات کرنا جائز ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔

جواب

جسے قربانی کا گوشت بطور تحفہ یا بطور صدقہ ملا ہو، اور وہ آگے صدقہ وخیرات کرنے کا اہل ہو(مثلاً عاقل وبالغ ہو)، تو اس کے لیے گوشت کو آگے صدقہ وخیرات کرنا درست ہے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ بطور صدقہ یا بطور تحفہ ملنے والی چیز پر قبضہ کرنے کے بعد، انسان اس کا مالک بن جاتا ہے، اور اپنی ملکیت کی چیز صدقہ وخیرات کرنا، جائز ہے، جبکہ اس میں صدقہ کرنے کی اہلیت موجود ہو(مثلاً عاقل وبالغ ہو)۔ قبضے سے ہبہ مکمل ہوجاتا ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے "وتتم الھبة بالقبض الکامل" ترجمہ: ہبہ قبضہ کاملہ کے ساتھ پورا ہوتا ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الھبة، جلد 8، صفحہ 573، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "ہبہ کرنے سے چیز موہوب لہ کی ملک ہوجاتی ہے۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 69، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

کسی کو ہبہ کرنے کے لیے چیز اپنی ملک ہونا ضروری ہے، چنانچہ درمختار میں شرائط ہبہ کو بیان کرتے ہوئے مذکور ہے "وشرائط صحتھافي الواھب العقل والبلوغ والملك" ترجمہ: ہبہ کرنے والے میں ہبہ کی صحت کی شرائط (1) عقل (2) بلوغ اور (3) **ملکیت ہونا** ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الھبة، جلد 8، صفحہ 568، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدقہ کے لیے بھی عاقل بالغ ہونا ضروری ہے، چنانچہ درمختار میں ہے "(تصرف الصبي والمعتوه) الذي يعقل البيع والشراء (إن كان نافعا) محضا (كالإسلام والاتهاب صح بلااذن وإن ضارا كالطلاق والعتاق) والصدقة والقرض لا وإن أذن به وليهما"

ترجمہ: ایسے نابالغ بچے اور معتوہ کا تصرف جو خرید وفروخت کی سمجھ رکھتا ہو، اگر خالص نفع والا ہو، جیسے اسلام قبول کرنا، اور ہبہ (تحفہ) قبول کرنا، تو وہ ولی کی اجازت کے بغیر بھی صحیح ہے۔ اور اگر خالص نقصان والا ہو، جیسے طلاق دینا، غلام آزاد کرنا، صدقہ کرنا اور قرض دینا، تو وہ صحیح نہیں، اگرچہ ان دونوں کا ولی اجازت دے بھی دے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد 9، صفحہ 291، مطبوعہ: کوئٹہ)

اپنی ملک میں کوئی چیز آجانے کے بعد ہر طرح کے تصرف کا اختیار ہے، چنانچہ قربانی کی کھال بطور ہبہ ملنے پر اسے آگے دینے کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے "(قربانی کی کھال) **غنی کو ہبہ کرسکتے ہیں** کہ وہ اپنا تمول نہیں۔ پھر اس غنی کو اختیار ہے چاہے داموں کو بیچ کر

اپنے خرچ میں لائے چاہے **کسی کی اجرت یا تنخواہ میں دے چاہے اپنی زکوۃ میں دے** اور اس کی زکوۃ ادا ہو جائے گی کہ اب حکم اضحیہ منقطع ہو گیا، **وہ اس کی ملک ہے جو چاہے کرے**۔ لقولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ھو لھا صدقۃ ولنا ھدیۃ۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد کی وجہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ "(فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 494، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مجمع الانہر میں ہے "واللحم بمنزلۃ الجلد فی الصحیح" ترجمہ: **صحیح قول کے مطابق (قربانی کا) گوشت، کھال کے حکم میں ہے۔** (مجمع الانہر، جلد 4، صفحہ 174، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5096

تاریخ اجراء: 24 ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/11 جون 2026ء